

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے یہودی منصوبے

محاولات اليهود لقتل النبي صلی اللہ علیہ وسلم

[اردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال و جواب ویب سائٹ
تنسيق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com



نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے یہودی منصوبے

میں نے مندرجہ ذیل باتیں سنی ہیں کیا کہ صحیح ہے ؟
یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار قتل کرنے کی کوشش کی ،
اور آخری کوشش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ برس قبل تھی
جو کہ ایک زہریلی بکری کھلا کر کی گئی جس میں سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دولقمین کھائے تو اللہ تعالیٰ نے بکری کو قوت گویائی بخشی تا
کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے کہ اس میں زہر ملا یا گیا ہے ۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت وفات بھی یہ کہا کہ میں اس زہریلی
بکری کی تکلیف محسوس کرتا ہوں ، تو کیا یہ صحیح ہے ؟
اور اگر یہ صحیح ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ ہمارے بہت سخت دشمن
ہیں ۔

الحمد لله

یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایک بار قتل کرنے کی کوشش
کی ، جس میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے :

۱ - بچپن میں قتل کرنے کی کوشش :

ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے الطبقات میں اسحق بن عبداللہ تک سند سے
روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے جب انہیں
سعدیہ کودودھ پلانے کے لیے دیا تو اسے کہنے لگی میرے اس بچے کے
حفاظت کرنا ، اور اسے جو کچھ انہوں نے خواب دیکھا تھا وہ بھی بیان کر دیا
۔

توسعدیہ کچھ یہودیوں کے پاس سے گذری تو انہیں کہنے لگی کیا مجھے
میرے اس بچے کے بارہ میں کچھ بتاؤ گے اس کا حمل اس طرح تھا
اور پیدائش اس طرح ہوئی اور میں نے یہ کچھ دیکھا جس طرح ان کی والدہ
نے دیکھا تھا سعدیہ نے بھی اسی طرح انہیں بیان کیا ، راوی کہتے ہیں :



وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے اسے قتل کر دو ، تو وہ سعدیہ کو کہنے لگے کیا یہ یتیم ہے ؟ تو سعدیہ نے کہا نہیں یہ اس کا باپ اور میں اس کی ماں ہوں ، تو انہوں نے کہا اگر یہ یتیم ہوتا ہم اسے قتل کر دیتے ۔

راوی کہتے ہیں کہ حلیمہ انہیں لے کر چلی گئی اور کہنے لگی میں تو اپنی امانت خراب کرنے لگی تھی ۔ یہ روایت مرسل اور اس کے رجال ثقہ ہیں ۔

۲ - اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ بدر کے بعد بھی قتل کرنے کی کوشش کی :

وہ اس طرح کہ بنو نظیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس صحابہ کو لیکر آئیں اور ہم بھی اپنے تیس عالموں کے ساتھ فلاں جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں ، وہ عالم آپ کی بات سنیں گے اگر تو وہ آپ کی تصدیق کریں اور ایمان لائے تو ہم سب بھی آپ پر ایمان لائیں گے ۔

پھر کہنے لگے ہم اور آپ کو سمجھ کیسے آئے اور ہم تو ساٹھ آدمی ہیں ، آپ بھی اپنے تین صحابی لیں اور ہم میں سے بھی تین عالم نکلتے ہیں جو کہ آپ کی بات سنیں گے تو انہوں نے خنجر چھپائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کا پلان بنایا تھا کہ بنو نظیر کی ایک ناصحہ عورت نے اپنے چچا زاد انصاری مسلمان کی طرف پیغام بھیجا اور اسے اس کی خبر دے دی اور اس انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لے آئے ۔

اور دوسرے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے کران کا محاصرہ کر لیا اور اس طرح بنو نظیر کے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا گیا ۔

یہ قصہ عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے مصنف عبدالرزاق اور ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرزاق کی سند سے سنن ابو داؤد (۳۰۰۴) میں روایت کیا ہے لیکن اس میں قصہ کی تفصیل کا ذکر نہیں بلکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ :



وہ آپ سے سنیں اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کردی اور ایمان لے آئے تو ہم بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے ، تو ان کی خبر کا پتہ چل گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن ان کا محاصرہ کر لیا ۔ صحیح ابوداؤد میں علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

۳ - ابن اسحاق نے بنونظیر کی جلاوطنی کا ایک اور بھی سبب بیان کیا ہے ، وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنونظیر کے پاس دوماہد آدمیوں کی دیت کے تعاون کے سلسلے میں گئے جنہیں غلطی سے عمرو بن امیہ الضمری نے قتل کر دیا تھا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم بنونظیر کی ایک دیوار کے پاس بیٹھ گئے توبنونظیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر گرا کے انہیں قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ وحی مطلع کر دیا تو آپ جلدی سے مدینہ کی طرف چل نکلے اور بعد میں ان کے محاصرے کا حکم جاری کر دیا ۔

۴ - اور جنگ خیبر کے بعد زہریلی بکری والا حادثہ پیش آیا جسے صحیحین میں کچھ اس طرح نقل کیا گیا ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زہریلی بکری لائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ گوشت کھا لیا ۔

بعد میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سوال کیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو وہ کہنے لگی میں نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط نہیں کرے گا ، صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہمیشہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں اس کی



علامت دیکھتا رہا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (۲۶۱۷) صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۱۹۰)۔

اللہوات : لہاء کی جمع ہے جس کا معنی گوشت کا وہ ٹکڑا ہے جو حلق میں لٹکا ہوا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کیا بیان ہے :

لگتا ہے کہ اس زہر کا اثر اور نشان سیاہی وغیرہ کی شکل میں باقی رہا۔

وہ عورت یہودیوں کے ایک سردار سلام ابن مشکم کی بیوی اور اس کا نام زینب بنت حارث تھا۔

اس کے قتل کے بارہ میں روایات کا اختلاف ہے ، لیکن ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شروع میں تو قتل نہیں کروایا ، لیکن جب اس زہریلا گوشت کے کھانے سے بشر بن براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی تو اسے بطور قصاص قتل کیا گیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

جب خیبر فتح ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہریلی بکری ہدیہ دی گئی ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جتنے بھی یہودی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ تو وہ جمع ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

اگر میں تمہیں ایک چیز کے بارہ میں سوال کروں تو کیا تم میرے ساتھ سچ بولوگے ؟

انہوں نے جواب دیا جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے ؟



انہوں جواب میں کہا جی ہاں ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسا کام کیوں کیا ؟

ان کا جواب تھا کہ ہے نے چاہا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں توہمیں آپ سے آرام ملے گا اور اگر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں توآپ کوکچہ بھی نقصان نہیں پہنچے گا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (۵۷۷۷) ۔

اسی زہرکی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار مرض کا شکار ہونا پڑتا جس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنگی لگوا یا کرتے تھے ۔

امام احمد رحمہ اللہ الاحد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

ایک یہودی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زہریلی بکری کا ہدیہ دیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا :

تونے یہ کام کیوں کیا ؟ تووہ کہنے لگی میں نے چاہا یا پسند کیا کہ اگرآپ نبی ہیں توبلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی خبر کر دے گا ، اور اگرآپ نبی نہیں تولوگ آپ سے آرام حاصل کریں گے ۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اس کا کچہ اثر محسوس کرتے تو اس کے لیے سنگی لگواتے ، راوی کا کہنا ہے کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیا اور جب احرام باندھا تو اس زہرکی وجہ سے کچہ محسوس کی توسنگی لگوائی ۔ مسند احمد حدیث نمبر (۲۷۸۴) مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اسی زہرنے نبی صلی اللہ علیہ کی وفات میں بھی اثر کیا ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی موت شہید ہوئے ، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ :



میں نوبار اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاؤں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوزبر سے قتل کیا گیا میرے لیے ایک بار قسم اٹھانے سے بہتر ہے ، اور وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی اور شہید بنایا ۔

مسند احمد حدیث نمبر (۳۶۱۷) مسند احمد کے محققین کا کہنا ہے کہ اس کی سند صحیح اور مسلم کی شرط پر ہے ۔ ۱ھ ۔

شیخ سندی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ کہنا کہ (قتل قتلا) یعنی انہیں اس زبر سے قتل کیا جو کہ آپ کوزبریلی بکری میں ملا کر کھلایا گیا اور آپ نے اس کی ران کھائی تھی جس کے آثار وفات کے وقت پھر ظاہر ہو گئے ۔ ۱ھ ۔ مسند احمد کے حاشیہ سے نقل کیا ہے ۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے صحیح بخاری میں تعلیقاً اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مستدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موصول روایت بیان کی ہے :

وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت جس میں ان کی موت بھی واقع ہوئی ہے کہتے تھے : اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج تک میں اس زہریلے کھانے سے درد محسوس کرتا ہوں جو خیر میں کھایا تھا ، تو اس وقت میں اس زہریلے بنا پر اپنی رگ کٹی ہوئی پا رہا ہوں ۔

اور ابھر اس رگ کو کہتے ہیں جو پیٹھ سے ہوتی ہوئی دل سے متصل ہوتی ہے جس کے کٹنے سے موت واقع ہوجاتی ہے ۔

اور خیر محرم یا ربیع الاول سات ہجری میں ہوا تو اس طرح یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چار سال قبل کا واقع ہوا ۔

تو اس طرح اس کا بھی یہودیوں کے جرائم میں اضافہ کیا جائے گا جو کہ زمانے قدیم اور جدید میں بہت زیاد ہیں اور ان کا کوئی شمار نہیں ، ہمارے



اوران کے درمیان دشمنی باقی ہے حتی کہ ہم آخری زمانے میں انہیں قتل کریں گے جس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں دے چکے ہیں۔

دیکھیں کتاب : اليهود في السنة المطهرة ، تالیف ڈاکٹر عبداللہ بن ناصر الشقاوی ، اورزاد المعاد لابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ (۳ / ۲۷۹)۔

واللہ اعلم .